عرب جمہوریہ مصر ۲۳ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف ۲۲جولائی ۲۰۲۲م

ہمسائے کی حقیقت اور اس کے حقوق

بے شک ہمسائے کے ساتھ احسان کی بہت زیادہ قدر وقیمت ہے اس سے معاشرے کے افراد میں محبت و الفت کا بندھن اور زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے اور باہمی تعاون اور کفالت کی روح پھیل جاتی ہے، اور ان میں استحکام پیدا ہو جاتا ہے؛ اسی وجہ سے شریعت اسلامیہ نے ہمسائے کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے، بلکہ اس کے حق میں وصیت بھی فرمائی، اور اس حد تک اس کی عظمت بیان فرمائی کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبریل امین نے پڑوسی کے متعلق مجھے اس قدر وصیت فرمائی حتی کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ اسے وراثت کے حصہ داروں میں بھی نہ شامل کر لیا جائے۔

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمسائیگی کا دائرہ بہت زیادہ وسیع ہے اس میں گھر کا پڑوسی بھی شامل ہے اور کام اور سفر کا ہمسایہ بھی، جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: "وَاعْبُدُواْ اللَّهَ وَلاَ تُشْرِكُواْ بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لاَ يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا" اور اللہ تعالی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو نیز رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور پڑوسی جو رشتہ دار ہیں اور جو رشتہ دار نہیں اور ہم مجلس اور مسافر اور جو (لونڈی غلام) تمہارے قبضے میں ہیں (ان سب سے حسن سلوک کرو) بے شک اللہ تعالی اسے پسند نہیں فرماتا جو مغرور ہو فخر کرنے والا ہو" [نساء:۳٦]۔

ہمسائے کا حق اسلام کے بنیادی حقوق میں سے ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمسائے کا حق اور اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے ہمسائے کو

تکلیف نہ پہنچائے، اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم وہ ایمان والا نہیں، اللہ کی قسم وہ ایمان والا نہیں، تو آپ سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ کون؟ تو آپ نے فرمایا: جس کے شر سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہیں، اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو وہ اپنے ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

ہمسائے کے ساتھ معاملات کرنے میں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان اسلام کے خوبصورت آداب میں سے ہے کہ آپ نے فرمایا: اور جب تم کوئی پھل خریدو تو اپنے ہمسائے کو بھی ہدیہ کرو پس اگر تم یہ نہیں کر سکتے تو اسے چھپا کے اپنے گھر میں لاؤ، نہ کہ تم اس کے سامنے اس کے ساتھ فخر کرو، یا اپنی مادی طاقت اور قدرت کے ساتھ اس پر اپنا رعب بٹھاؤ، اور نہ ہی تمہارا بیٹا اسے لے کر باہر نکلے کہ اس سے پڑوسی کے بیٹے کو غصہ دلائے، پس اس سے غریب پڑوسی کے بیٹے کا دل ٹوٹ جائے گا، اور باپ کا دل اپنے بیٹے کے ساتھ ہوتا ہے، تو غیرت اور باہمی حسد کی وجہ سے پڑوسیوں کے درمیان کینہ وبغض پیدا ہو جائے گا، اور اپنے برتن میں پکنے والے کھانے کی خوشبو کے ساتھ بھی اسے تکلیف نہ پہنچاؤ مگر یہ کہ تم اسے بھی اس سے حصہ دو، یعنی اس اپنے کھانے کی خوشبو کے ساتھ تکلیف نہ پہنچاؤ مگر یہ کہ تمہارا یہ پختہ ارادہ ہو کہ تم اسے اور اس کے گھر والوں کو بھی اس میں سے کھلاؤ گے۔

اور ہمسائے کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کی جائے، ہر خوشی کے موقع پر اسے مبارک باد دی جائے، مصائب میں اسے دلاسہ دیا جائے، ضروری امور میں اس کی مدد کی جائے، اور سب سے بڑھ کر اس کا خیال رکھا جائے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالی کے نزدیک دوستوں میں سے سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے دوست کے لیے اچھا ہو، اور ہمسائیوں میں سے اللہ کے نزدیک سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے سب سے اچھا ہو۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمسائے کی ہمسائے پر یا اس کے لیے گواہی کو تزکیہ اور جرح کے سب سے اعلی درجات میں سے قرار دیا ہے، کیونکہ اگرچہ انسان بعض اوقات بعض لوگوں کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو بھی جائے لیکن وہ اپنے ہمسائے کو ہر وقت دھوکے میں نہیں رکھ سکتا، اور جب ایک ہمسایہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ! مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: احسان کرنے والے بن جاؤ، اس نے عرض کیا: مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ میں محسن ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: اپنے ہمسائیوں سے پوچھو، اگر وہ کہیں کہ تم محسن ہو تو پھر تم محسن ہو، اور اگر وہ کہیں کہ تم اچھے نہیں تو پھر تم اچھے نہیں ہو۔

شریعت مطہرہ نے ہمیں عام طور پر بہترین ہمسائیگی کی وصیت فرمائی ہے اور تمام ہمسائیوں کے ساتھ ایسے ہی معاملات کرنے کا حکم فرمایا ہے جیسے ہمسائیگی کا حق ہے، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اپنی بیوی سے فرماتے تھے کہ جب کھانا بناؤ تو شوربہ زیادہ رکھو تاکہ ہم اس میں سے اپنے ہمسائیوں کو بھی بھیج سکیں، اور حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے: اس میں سے ہمارے یہودی ہمسائے کو بھی بھیجو۔

برادرانِ اسلام!

بے شک نبی کریم ﷺ نے ہمیں ہمسائے کو تکلیف پہنچانے سے بہت سختی سے منع فرمایا، پس جب بعض لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور ایک عورت کے بارے میں بتایا جو بہت زیادہ روزے رکھنے والی، بہت زیادہ قیام کرنے والی، اور دن کو روزہ رکھتی اور رات کو عبادت کرتی ہے مگر یہ کہ وہ اپنی زبان کے ساتھ اپنے ہمسائے کو تکلیف پہنچاتی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ جہنمی ہے۔

اور ہم یہ بات واضح کرتے چلیں کہ پڑوسی کے حقوق میں سے صرف یہی نہیں کہ اسے تکلیف نہ دی جائے اور اس سے ہر قولی یا فعلی شر کو دور رکھا جائے بلکہ اس کے حقوق میں یہ بھی شامل ہے کہ اس کی طرف سے دی جانے والی تکلیف کو بھی برداشت کیا جائے، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے تھے: اچھی ہمسائیگی صرف یہی نہیں کہ اسے تکلیف نہ پہنچائی جائے بلکہ اچھی ہمسائیگی میں یہ بھی شامل ہے کہ اس کی طرف سے دی جانے والی تکلیف کو بھی برداشت کیا جائے، پس ہمسائے کی تکلیف کو برداشت کرنا کریم لوگوں کی عادات میں سے ہے، اور رب تعالی کے نزدیک اس کا اجر بھی بہت عظیم ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: "وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ" اور جو شخص (ان مظالم پر) صبر کرے اور (طاقت کے باوجود) معاف کر دے تو یقیناً یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ایک ہے"[شوریٰ:۴۳]، اور ارشاد باری تعالی ہے: "وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ" نیکی اور برائی یکساں نہیں ہوتی برائی کا تدارک اس (نیکی) سے کرو جو بہتر ہے پس ناگہاں وہ شخص تیرے درمیان اور اس کے درمیان عداوت ہے، یوں بن جائے گا گویا تمہارا جانی دوست ہے[حم سجدہ:۳۴]۔

اور ہم اس بات کی بھی تاکید کرتے چلیں کہ ہمسائیگی کے حق کا دائرہ صرف افراد تک ہی محدود نہیں بلکہ یہ ملکوں کا بھی حق ہے پس جیسے ہمسایہ ہونے کے ناطے ایک فرد کا حق ہے اسی طرح ہمسائے ممالک کے بھی حقوق ہیں، اور ان میں سے سب سے اہم: حدود کی حفاظت کرنا، معاہدوں کی پاسداری کرنا، اور جب وہ تم سے مدد طلب کرے تو اس کی مدد کرو۔

اے اللہ! ہمارے ملک مصر اور دنیا کے تمام ملکوں کی حفاظت فرما!